روزنامہ سالار بنگلورو
SALAR
DAILY BENGALURU
Published Simultaneously from Bengaluru, Hubballi & Kalaburagi
صفحات: 8 قیمت: 4-00 04-01-2021
dailysalarbangalore@gmail.com
www.dailysalar.com Estd:1964

3

پیغمبر علیہ السلام مشتعل نہیں ہوئے

مولانا وحیدالدین خان

یہ ذوقعدہ کا مہینہ تھا جو عربوں میں حرام مہینہ شمار ہوتا تھا۔ اس میں جنگ ناجائز سمجھی جاتی تھی۔ اس لئے اہل مکہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے اوپر جارحیت کی ذمہ داری ڈال کر ان سے جنگ کی جائے۔ مسلمان اس وقت کم تعداد میں تھے۔ ان کے پاس سامان جنگ نہیں تھا، وہ مرکز مدینہ سے ڈھائی سو میل دور اور دشمن کے مرکز (مکہ) کی عین سرحد پر تھے۔ قریش کیلئے بہترین موقع تھا کہ آپ کے اوپر بھرپور وار کر کے آپ کے خلاف اپنے دشمنانہ حوصلوں کو پورا کرسکیں۔ اسی لئے انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح آپ مشتعل ہو کر لڑ پڑیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شرارت کو نظر انداز کرتے رہے اور کسی طرح اشتعال کی نوبت نہ آنے دی۔

یہ معاملہ اتنا سنگین تھا کہ حضرت ابوبکر کے سوا صحابہ کرام میں سے کوئی شخص نہ تھا جو یہ محسوس نہ کر رہا ہو کہ ہم ظالم کے آگے جھک گئے ہیں اور اپنے کو توہین آمیز شرائط پر راضی کرلیا ہے۔ قرآن میں جب اس معاہدہ کے بارے میں آیت اتری کہ یہ فتح مبین ہے تو صحابہ نے کہا کہ کیا یہ فتح ہے۔ ایک مسلمان نے کہا: یہ کیسی فتح ہے کہ ہم بیت اللہ جانے سے روک دئے گئے۔ ہماری قربانی کے اونٹ آگے نہ جاسکے۔ خدا کے رسول کو حدیبیہ سے واپس آنا پڑا۔ ہمارے مظلوم بھائی (ابوجندل اور ابوبصیر) کو اس صلح کے تحت ظالموں کے حوالے کر دیا گیا۔ وغیرہ۔ مگر اسی ذلت آمیز صلح کے ذریعہ خدا نے فتح عظیم کا دروازہ کھول دیا۔

یہ معاہدہ بظاہر دشمن کے آگے جھک جانا تھا مگر حقیقتاً وہ اپنے کو مضبوط اور مستحکم بنانے کا وقفہ حاصل کرنا تھا۔ رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے تمام مطالبات منظور کر کے ان سے صرف ایک یقین دہانی لے لی۔ یہ کہ قریش اور مسلمانوں کے درمیان دس سال تک کوئی لڑائی نہ ہوگی۔ اب تک یہ تھا کہ مسلسل حالت جنگ کی وجہ سے تبلیغ و تعمیر کا کام رکا ہوا تھا۔ آپ نے حدیبیہ سے لوٹ کر فوراً دعوت و تبلیغ کا کام عرب اور اطراف عرب میں تیزی سے شروع کر دیا۔ ابتدائی زمین پہلے تیار ہوچکی تھی پر امن حالات نے جو موقع دیا۔ اس میں دعوت کا کام تیزی سے پھیلنے لگا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلام قبول کرنے لگے۔ عرب قبائل ایک کے بعد ایک اسلام میں داخل ہونے لگے۔ عرب کے باہر ملکوں میں اسلام کی دعوت پھیلائی جانے لگی۔ مشرکین مکہ کی طرف سے مامون ہوکر آپ علیہ السلام نے خیبر کے یہودیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کا خاتمہ کر دیا۔ دعوتی سرگرمیوں کے ساتھ داخلی استحکام اور تیاری کا کام بہت بڑے پیمانے پر ہونے لگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صلح کے صرف دو سال بعد اسلام اتنا طاقتور ہوگیا کہ قریش نے لڑے بھڑے بغیر ہتھیار ڈال دئے۔ جس مکہ سے توہین آمیز واپسی پر اپنے کو راضی کرلیا گیا تھا اسی مکہ سے اس واپسی سے فاتحانہ داخلہ کا راستہ نکل آیا۔ (جاری)